دارالافتاء دارالعلوم عیدگاہ کبیروالا خانیوال

فتویٰ نمبر 31719

www.darululoomkabirwala.com | 0300-7895331
owaisirshadahmad@gmail.com | 0300-9606524
برائے رابطہ

الاستفتاء

میرا کاروبار کرنسی ایکسچینج کا ہے۔ یعنی بیرونی زرمبادلہ کا ہے۔ اور اس سلسلہ میں آپ سے ایک اہم مسئلہ دریافت کرنا ہے۔ فاریکس ٹریڈنگ (Forex Trading) ایک ملک کی کرنسی کو دوسرے ملک کی کرنسی کے عوض بیچنے کا نام ہے۔ اور یہ کام آن لائن (on-line) ہوتا ہے۔ جس کا طریقہ کار تقریباً سٹاک ایکسچینج سے ملتا جلتا ہے۔ اسٹاک ایکسچینج ہی کی طرح اس میں اکاؤنٹس ہوتے ہیں۔ جن کے ٹرمینل (Terminal) بذات خود آن لائن (ONLINE) بھی مینیج (manage) کیے جا سکتے ہیں۔ اور بروکر کے واسطے سے بھی۔ اس بازار میں مختلف ممالک کی کرنسی آپس میں خرید و فروخت کرکے نفع حاصل کرنا مقصود ہوتا ہے جبکہ حسی طور پر کرنسی کا وجود کہیں نہیں ہوتا۔ اور سودا سپاٹ ریٹ (spot rate) پر ہی ہوتا ہے۔ مستقبل پر نہیں۔ اس کاروبار کا ابتدائی مرحلہ یہ ہوتا ہے کہ اگر میں ایک ہزار ڈالر جمع کرواکر فوریکس ٹریڈ کمپنی میں اکاؤنٹ شروع کرواتا ہوں تو میں ایک لاکھ ڈالر کے برابر قوت خریداری تک کسی بھی ملک کی کرنسی خرید کر بیچ سکتا ہوں۔ اور فروخت بھی کر سکتا ہوں۔ یہ قوت خرید نفع ہونے کی صورت میں میرے پاس باقی رہے گی۔ جب تک کہ میں یہ سودا خود ختم نہ کر دوں اگر مارکیٹ اپ (up) ہو تو نفع ہونے کی صورت میں یہ نفع مجھے ہی ملتا ہے۔ اور اگر مارکیٹ ڈاؤن ہو تو نقصان ہونے کی صورت میں بھی قوت خرید باقی رہتی ہے۔ اس صورت میں اگر میں سودا ختم کر دوں تو جو نقصان ہوتا ہے وہ میری جمع کردہ رقم سے کم کر دیا جاتا ہے۔ اور اگر میں نقصان کی صورت میں بھی سودا ختم نہ کروں تو یہاں تک کہ نقصان بڑھتے بڑھتے میری جمع کردہ رقم ایک ہزار ڈالر کا پندرہ فیصد (15 %) یعنی ایک سو پچاس (150) ڈالر تک پہنچ جائے تو قوت خرید بھی ختم ہو جاتی ہے۔ اور جو نقصان ہوتا ہے وہ بھی خود بخود اکاؤنٹ سے کٹ جاتی ہے۔ اس کے بعد اکاؤنٹ رک (stop) جاتا ہے۔ اب اگر میں دوبارہ ٹریڈنگ کرنا چاہوں تو مجھے از سر نو رقم جمع کروانی ہوگی۔ اور اگر میں نقصان نہ کروں تو جو نفع سے حاصل شدہ ڈالر ہے اس کے اعتبار سے قوت خرید بڑھتی رہے گی۔ اور کمپنی میرا ٹریڈنگ مارجن (Trading margine) بڑھاتی رہے گی۔ کمپنی کو اس میں یہ فائدہ ہوتا ہے کہ خرید و فروخت کے درمیان جو چند سینٹ (cent) کا فرق ہوتا ہے وہ اس کا نفع ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اکاؤنٹ ہولڈر کو اور کچھ نہیں ادا کرنا ہوتا۔ کیا یہ فوریکس ٹریڈنگ مختلف ممالک کی کرنسیوں کا کاروبار مذکورہ بالا طریقہ کے اعتبار سے شرعاً جائز

ہے یا نہیں؟ اور اگر جائز ہے تو کن شرائط کو ملحوظ خاطر رکھنا ضروری ہے؟ مجھے اس کاروبار میں دلچسپی ہے۔ اگر ممکن ہو تو براہ کرم مجھے اس کا حلال طریقہ بھی بتا دیں۔

السائل: محمد مدنی فون نمبر 0335-1929094

الجواب بعون الملک الوہاب

اس کاروبار میں فقہی اور شرعی اعتبار سے درج ذیل خرابیاں پائی جاتی ہیں۔

1. منقولی چیز خرید کر اس پر قبضہ کیے بغیر آگے فروخت کیا جا رہا ہے۔

2. غرر یعنی دھوکہ بازی اور جوا کا تصور اس میں موجود ہے وہ اس طرح کہ خریداران اور فروخت کنندگان غیر یقینی کیفیت میں رہتے ہیں کہ اس خرید میں نفع ملتا ہے یا نقصان اگر مارکیٹ میں تیزی آجائے تو بے بہا نفع مل گیا۔ اگر مندی آگئی تو اصل سرمایہ بھی ڈوب گیا۔

3. بیع المعدوم یعنی یہ ایسی چیز کی خرید ہے جس کا خارج میں کوئی وجود ہی نہیں ہے محض تصوراتی اور کمپیوٹر کا کھیل ہے۔

لہذا ان خرابیوں کی بناء پر اس طرح کا کاروبار کرنا یا اس میں شرکت کرنا جائز نہیں ہے۔

لما فی السنن لابن ماجة

عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یحل بیع ما لیس عندک ولا ربح ما لم یضمن۔

(السنن لابن ماجه - ص 159 ط: ایچ ایم سعید کراچی)

وفی اعلاء السنن تحت قوله صلی الله علیه وسلم "ربح ما لم یضمن"

یعنی لا یجوز أن یأخذ ربح سلعة لم یضمنها مثل أن یشتری متاعاً ویبیعه من آخر قبل قبضه فهذا البیع باطل۔ وربحه لا یجوز۔

(اعلاء السنن ص 144/14 ط: ادارة القرآن)

وفیه ایضا۔

عن ابی هریرة رضی الله عنه أن النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن بیع الحصاة وعن بیع الغرر۔ وقال الشیخ ظفر احمد العثمانی رحمه الله اقول هو کل بیع دخله الغرر بوجه من الوجوه۔

(ایضا ص 116/14 ط ادارة القرآن)

والله تعالی أعلم بالصواب

الجواب صواب

کتبه: محمد نعمان تونسوی عفی عنه

شریک تخصص فی الافتاء بجامعه دار العلوم عیدگاه

کبیر والا ضلع خانیوال۔

دار الافتاء دار العلوم کبیر والا

21/2/1442ھ